OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print): 2664-1178
ISSN (Online): 2664-1186
Jan-Jun 2023
Vol: 7, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

Patriarchy: Exploring the Islamic and Western Perspective

پدرانہ نظام معاشرت، اسلام اور مغربی معاشرہ کے تناظر میں

Muhammad Khalid*
Department School of Creative Arts, the University of Lahore, Pakistan
https://orcid.org/0009-0009-0904-218X
Abdul Basit
Department of Islamic Studies, the University of Lahore, Pakistan
https://orcid.org/0009-0006-8808-2750

ABSTRACT

The institution of patriarchy is very fundamental to the teachings of Islam. So many verses from the Holy Quran and sayings of Prophet (may peace be upon him) enshrine unambiguously that in comparison to his female counterpart, male enjoys a supervisory role in Islamic social system. However, some anti-Islamic forces are bent upon undermining the clear-cut injunctions of Islam regarding this institution. Since its inception in mid-1900, the feminist movement for the destruction and derooting of patriarchal "hegemony" has only witnessed a drift towards social destruction, moral bankruptcy, and desecration of family values. The slogan of women empowerment and emancipation has become widely popular among secular, so-called progressive, champions of human rights, dollar-funded NGOs and deracinated elements of Pakistani society. This world-wide campaign, especially launched in both western societies as well as in muslim world is dammed to be a

*Corresponding Author: **Muhammad Khalid (**muhammad.khalid@soca.uol.edu.pk)
Received: 15 Aug 2023; Accepted: 19 Sep 2023; Published online: 22 Dec 2023
DOI: https://doi.org/10.59475.72.04

complete failure. The manifestations of the failure of this unethical and unnatural adventure are abundant in our society as well as in the world at large, especially in the countries which claim to be the champions of women empowerment. Crimes against women in Pakistan as well as in the world at large are increasing at an alarming rate. Woman is relegated to a commodity and is sold to the advertisers for their product promotional activities.

Keywords: Finance, Shari'ah, Prohibition, Financial System, Contradictory.

پس منظر

آج پاکستان کا بے دین سیکولر طبقہ اور کچھ نا سمجھ دیندار اور بالخصوص مغربی دنیا یہ ثابت کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں کہ مرد اور عورت جسمانی، ذہنی اور فکری لحاظ سے یکساں وظائف اور صلاحیتوں کے حامل ہیں، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ گھر کی سلطنت میں مرد کو عورت کے مقابلے میں کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

پدرانہ نظام(Patriarchy)یامرد کی سربراہی کا تصور نہ صرف فرسودہ ہے بلکہ غیر منصفانہ اور عورت کے خلاف مرد کی سازش اور نفرت کی پیداوار ہے۔ فکر کا یہ زاویہ ہوائے نفس کے پجاری مغربی معاشرہ کے لیے تو قابل قبول ہو سکتا ہے(اور اس قبولیت کا انجام کیا ہے؟اس کا ذکر آئندہ سطور میں)لیکن عقل و شعور، فکری بلوغ اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ رویہ اور طرز فکر انتہائی خطرناک اور معاشرے کی مثبت تعمیر و تشکیل میں سدّراہ ہی ثابت ہوا ہے اسلام بیّن اور غیر مبہم انداز میں ہمیں یہ باور کراتا ہے کہ خاندانی اور معاشرتی زندگی میں مرد کا کردار عورت کے کردار کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اور اس کے ادراک کے لیے کسی اعلیٰ بصیرت اور خصوصی عقل و شعور کی حاجت نہیں، صرف اور صرف عمومی فہم ہی درکار ہے۔

قرآنی فیصلہ (خاندان کی سربراہی مرد کے ذمہ)

کج ذہنی اور فکری افلاس بصیرت اور بصارت سے اگر کلی محرومی کا عارضہ لاحق نہ ہو تو کوئی بھی شخص قرآن پاک کے صرف سرسری مطالعہ سے یہ حقیقت جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ- جس نے اس کی تخلیق کی ہے-نے مرد کو گھر کی سلطنت کا سربراہ قرار دیا ہے۔ عورت پر اس کو ایک درجہ فوقیت دی ہے۔ وہ عورت پر قوام، نگران اور

نگہبان ہے۔اسلامی معاشرہ عورتوں کی نہیں بلکہ مردوں کی سربراہی میں ہی خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔یایوں کہہ لیجیے کہ اسلامی معاشرہ بنیادی طور پر ہے۔وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌاور مردوں کوان پر فضیلت ہے۔[1]

پھر سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ کاارشاد گرامی ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾[2]

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے ایک کودوسرے پر فضیلت دی ہے۔"

سورۃالتحریم میں فرمایا گیاوہ ہمارے بندوں کے ماتحت تھیں:﴿ تَحْتَ عَبْدَيْنِ ﴾[3]

پھرایک اور بار سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ﴾[4]

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

سورہ نساء میں عورت کے مقابلے میں مرد کی برتری تو بالکل واضح ہو جاتی ہے۔فرمایا گیا:

﴿ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ﴾[5]

"اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور بستر میں انہیں جدا کردو اور مارو۔"

قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات کے مطالعہ سے اس امر سے کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت کے مقابلے میں خاندانی اور معاشرتی نظام میں ایک واضح فوقیت دے رکھی ہے۔

---

[1] ۔البقرۃ: 87
Al-Baqra: 8

[2] ۔ البقرۃ: 228
Al-Baqra:228

[3] ۔ التحریم: 10
Al- Tahrim: 10

[4] ۔البقرۃ: 223
Al-Baqra:223

[5] ۔ النساء: 34
Al- Nisā: 34

مزید برآں قرآن مجید میں تقریباً تمام تر معاشرتی احکامات، میاں بیوی کے تعلقات، اور وراثت کے قوانین بیان کرتے ہوئے مرد کو ہی مخاطب کیا گیا ہے۔ متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے جنتی مردوں کے لیے جنت کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ہے: کہ ان کے لیے خوب صورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسے جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔[1]

مزید ارشاد گرامی ہوتا ہے:

"ان کی بیویوں کو خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنادیں گے۔[2]

پھر ایک نظر سورۃ رحمان پر بھی ڈال لیجئے جس میں خالقِ کائنات فرماتے ہیں کہ جنت میں جن عورتوں اور حوروں کو جنتی مردوں کا ساتھی بنایا جائے گا وہ شرمیلی نگاہوں والی:

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ﴾[3]

"اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔"

خوب صورت، خوب سیرت (خیرات حسان) خیموں میں ٹھہری ہوئی حوریں (حور مقصورات فی الخیام) ہوں گی۔

مردوں کے لیے ان خصوصی انعامات کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ واضح طور پر عورت مرد کی برتری کا اعلان فرما رہے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سب سے برگزیدہ صادق اور امین انسان اچھے اور برے دور کی نشانیاں بیان فرماتے ہیں کہ:

"جب تمہارے حکمران بہترین لوگ ہوں گے اور تمہارے مال دار سخی ہوں گے اور آپس کے کام مشورے سے ہوں اس وقت زمین کا اوپر کا حصہ نیچے والے حصے سے بہتر ہوے۔ جب تمہارے حکمران بدترین لوگ ہوں گے اور تمہارے مالدار بخیل ہوں گے اور معاملات عورتوں کے حوالہ

---

[1] ۔ الواقعہ: 23، 22
Al- Wāqia: 22

[2] ۔ الرحمٰن: 72، 70، 56
Al- Rehmān: 72

[3] ۔ص: 52
Saad: 52

ہو جائیں تو اس وقت زمین کے نیچے کا حصہ اوپر کے حصے سے بہتر ہے۔"[1]

قرآن پاک کے فیصلہ کے خلاف باغیانہ طرزِ فکر و عمل کا انجام

قرآن و سنت کی ان واضح، غیر مبہم اور جامع تعلیمات کے بعد اگر کوئی مسلمان اور "میرا جسم میری مرضی" کے دعوے دار اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے اور اپنے طرز فکر و عمل میں تبدیلی لانے کے لیے آمادہ نہیں تو قرآن پاک کا یہ فیصلہ بھی سن لے۔ اللہ تعالی سورہ نور میں فرماتے ہیں:[2]

"کیا ان کے دلوں میں منافقت کا روپ لگا ہوا ہے؟ کیا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو خوف ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ﷺ ان پر ظلم کرے گا؟ اصل بات یہ ہے کہ ظالم یہ خود ہیں۔ ایمان لانے والوں کا کام یہ ہے کہ جب وہ اللہ و رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسول ان کے مقدمے کا فیصلہ کریں تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

پھر سورہ المائدہ کے ایک رکوع میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ:

"جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔"[3]

"جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔"[4]

"جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں۔"[5]

مولانا مودودی سورۃ نور کی آیات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جو کچھ خدا کی شریعت میں اس کی اغراض و خواہشات کے خلاف ہو اسے رد کر دیتے اور اس کے

---

[1] ۔ جامع الترمذی، ابواب الفتن، رقم الحدیث: 2266
jame Tirmzi, abwāb al Fitan ,raqam al-hadith : 2266

[2] ۔ النور: 50، 51
Al- Noor: 50

[3] ۔ المائدۃ: 44
Al- Maida:44

[4] ۔ المائدۃ: 45
Al- Māida:45

[5] ۔ المائدۃ: 46
Al- Maida:46

مقابلے میں دنیا کے دوسرے قوانین کو ترجیح دے وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ اس کا دعوی ایمان جھوٹا ہے کیونکہ وہ ایمان خدا اور رسول ﷺ پر نہیں، اپنی اغراض و خواہشات پر رکھتا ہے۔ پھر یہ کہ وہ خدا کو خدا اور رسول کو رسول مان کر ان سے کسی ظلم کا اندیشہ رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہو کہ خدا کی کتاب نے فلاں حکم دے کر ہمیں مصیبت میں ڈال دیا اور خدا اور رسول کا فلاں ارشاد یا فلاں طریقہ ہمارے لیے نقصان دہ ہے۔ ایسے لوگوں کے ظالم ہونے میں کوئی شک نہیں۔"[1]

عقل و شعور کی گواہی

عورت پر مرد کی فوقیت کو ایک اور زاویے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے، اللہ تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و پیغمبر انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لیے مبعوث فرمائے ہیں۔ اس مشن کو انجام دینے کے لیے اللہ تعالی نے کسی ایک خاتون کو بھی اس قابل نہ سمجھا۔ پھر خلفائے راشدین کے انتخاب کے لیے صحابہ کرام نے بھی مردوں کو ہی اس ذمہ داری کا اہل تصور کیا۔ بڑے بڑے مسلم سپہ سالار جنہوں نے تقریباً پوری دنیا پر اسلام کی حکمرانی کا پرچم لہرایا سب مرد ہی تھے۔

آگے بڑھیے! عظیم اسلامی مفکر، مدبر، مفسر محدث، مجدد، حکماء، شاعر و ادیب حضرات کی ایک فہرست تیار کیجیے اور پھر اس فہرست میں خواتین کے نام تلاش کیجیے۔

پھر مغرب میں ایک نگاہ ڈال لیجیے جہاں عورت کو بظاہر ہر طرح کی آزادی حاصل ہے۔ اور بااختیار عورت کے لیے صدیوں سے تحریکیں چل رہی ہیں لیکن اس کے باوجود جمہوریت کے اور آزادی نسواں کے چیمپئن امریکہ سمیت اور کئی اور ممالک نے آج تک عورت کو حکمرانی کے قابل نہیں سمجھا۔ پھر مغربی دنیا کے مفکر، سائنسدان، شاعر، ماہرین طب، گوئٹے، نطشے، کانٹ، شیکسپیئر چارلس ہیکن، برونو، والٹئر، برنڈرسل، ارسطو، افلاطون مارک مارکس کی طویل فہرست میں خواتین کے نام تلاش کریں۔ کیا مغرب کے معاشروں میں بھی عورتوں کی پسماندگی میں مذہب کا کردار ہے؟

[1] ۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، 3: 415
Mododi, Syed Abu al Ala Mododi, Tafhim ul Qurān, 3: 415

ملحد اور سیکولر حضرات کے لیے لمحہ ٔفکریہ

اب تک جو میری توجہ کے مرکز وہ مسلمان مرد و خواتین رہے ہیں جو فی الواقعہ اسلام کو مکمل ضابطہ حیات سمجھتے ہیں۔اوراس کو ضابطہ حیات کے طور پر اختیار کرنے میں بھی مصروف ہیں۔

اب یہاں سے میرے مخاطب وہ سیکولر، مذہبی مگر عملی طور پر مذہب بیزار اور مغرب کی این جی اوز کے پروردہ کارندے ہیں جو معیشت، معاشرت اور سیاست میں اسلام کا کوئی کردار یا عمل دخل تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ان کے خیال میں اللہ اور رسول کے احکامات کا دائرہ صرف مسجد تک محدود رہنا چاہیے۔

اس سیکولر طبقے اور "میرا جسم میری مرضی" کے علمبرداروں اور حقوق نسواں کا راگ الاپنے والوں کی منزل دراصل مغربی معاشرہ ہے جس میں ماں، بیٹی، بیوی اور بہن جیسے مقدس اور محترم رشتوں کو پامال کرکے عورت کو ایک مال تجارت (Commodity) قرار دے ڈالا گیا ہے۔[1]

عورت کی اس تذلیل کا ہی یہ مظہر ہے کہ دنیا کی چھوٹی بڑی صابن، سگریٹ، پرفیوم، فیشن، ڈیزائن، صنعتیں عورت کے ذوق خود نمائی اور میرا جسم میری مرضی کے دعویٰ کی وجہ سے اس کا خوب استحصال کرتی نظر آتی ہیں۔

مغربی معاشروں میں عورت کی تذلیل

مرد کو نیچا دکھانے یا ہمسری کی احمقانہ جدوجہد نے مغربی عورت کو ذلت کی اتھاہ گہرائی میں دھکیل دیا ہے۔ (Peep shows) فحش مناظر کی نمائش ڈانس کلبوں ریستورانوں اور شراب خانوں میں عریاں، نیم عریاں جسم کے ساتھ اپنے ہمسر مرد کی نگاہ ہوس کی تسکین کا سامان فراہم کر رہی ہیں۔

"میرا جسم میری مرضی" اور بااختیار خاتون کی پرچارک سینکڑوں خواتین کو میں نے برلن، ہمبرگ اور کوپن ہیگن میں بالخصوص اور کئی یورپ کی شاہراہوں پر شدید سردی کے موسم میں نیم عریاں حالت میں مرد گاہکوں کے انتظار میں کھڑے دیکھا ہے۔ گاڑی قریب آکر رکتی ہے تو وہ فوراً گاڑی کی طرف لپکتی ہیں۔ بھاؤتاؤ طے ہوتا ہے تو مرد اپنی پسند کے مطابق کسی ایک کو گاڑی میں بٹھا کر لے جاتا ہے۔

کیا یہ یورپ میں آزادی نسواں، عورت کو بااختیار بنانے یا مرد کے ہم پلالا کھڑا کرنے کے لیے سال ہا سال کی

---

[1] ۔ Finkelstein, Joanne. The fashioned self.(Oxford: Polity press. 1991). 87.

جدوجہد کا انجام ہے؟ کیا یہ منظر عورت کی تکریم یا پذیرائی کا مظہر ہے؟ یا ذلت کی اتھا گہرائی ''اسفل السافلین'' کو چھونے کی کیفیت ہے؟

عورت کو مرد کے استحصال سے نجات دلانے اور بالا دستی (Patriarchy) ختم کرنے کے لیے متعدد تھیوریز اختراع کر ڈالی گئیں ہیں۔ Mulvey[1] نے 1981ء میں اپنے ایک مضمون (Transvestisn) کا نظریہ پیش کیا تھا جس میں عورت کو مرد کی بالا دستی سے نجات کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا تھا کہ وہ مردوں جیسا لباس پہنے، مردوں جیسے بال ترشوائے، اور مردوں کا سا انداز یا مردوں کا سا جنسی کردار اختیار کر لیں۔ پھر مرد اور عورت میں جنسی فرق کی نفی کا نظریہ (Queertheory) تراش کر ڈالا گیا۔ دعویٰ کیا گیا ہے ہر انسان مرد یا عورت کی جنسی خصوصیات اپنا سکتا ہے۔ اس فلسفہ کو Jagose نے (Herma phroditism) نام دیا تھا۔[2]

یہ نظریہ عورت کو مرد کے برابر لانے کی ایک بہت ہی بھونڈی اور ناکام کوشش ہے۔ مرد کی بالا دستی اور سربراہانہ کردار کو شکست دینے کے لیے عیار مرد نے عورت کو پلاسٹک سرجری کا راستہ دکھایا ہے تاکہ وہ مرد کے تصور حسن کے خلاف بغاوت کر دے۔ مگر نیگرین (Negrin)[3] نے پلاسٹک سرجری کا راستہ اختیار کرنے والی خواتین کو مرد کی بالادستی کے نظریہ کا شکار یا مظلوم (Oppressed/ Victom) قرار دیا ہے۔

کچھ دوسرے ماہرین پلاسٹک سرجری کو ظلم و ستم (Oppression)، جبکہ کئی اور حقوق نسواں کے داعی اسے عورت کے با اختیار ہونے کی دلیل قرار دیتے ہیں۔

مرد کی برتری Patriarchy کے نظام سے نجات حاصل کرنے کے لیے طویل جدوجہد کا حاصل یہ ہے

[1] ۔ Mulvey, L. Afterthoughts on visual pleasure and narrative cinema, Inspired by King Vidors Duel in the sun. In Antony Easthope. (Ed.) Contemporary film theory.,(London: Routledge, 1993), 125.

[2] ۔ Negrin, L. (2002). Cosmetic surgery and eclipse of identity. Body & Society, 8(4), 21-42; also

[3] ۔ Davis, Kathy. Reshaping the female body: The dilemma of cosmetic surgery.(New York: Routledge; 2013). 57

کہ آج مغرب و مشرق کی عورت پہلے سے زیادہ تشدد، قتل، طلاق جنسی حراسگی، سب سے بڑھ کر اور زنا بالجبر جیسے گھناؤنے جرائم کا شکار ہو رہی۔[1] امریکہ میں ہر روز تین عورتیں اپنے قریبی موجودہ یا سابقہ دوست یا خاوند کے ہاتھوں قتل ہو رہی ہیں۔(Daily Express Tribune)[2]

2018ـ2022 کے عرصہ کے ایک جائزہ کے مطابق جوں جوں با اختیار خاتون (Women Empowerment) کا پرچار کا کیا جارہا ہے توں توں خواتین کی حراسگی کے واقعات میں اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ Gutman نے "Centers for Disease Control & Prevention"[3] رپورٹ کی روشنی میں انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں گلوبل وارمنگ نسل پرستی، اور جنس پرستی کی وجہ سے ساٹھ فیصد خواتین مایوسی کا شکار ہیں، جن میں سے ایک تہائی نے خودکشی کا ارادہ کیا تھا۔

برطانیہ میں ایک سروے کے مطابق دو تہائی خواتین کو دفتری اوقات میں جنسی حراسگی، دھمکیوں اور زباتی تضحیک کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔[4]

جرمنی کے ایک اخبار Funke کے مطابق فیڈرل پولیس کی رپورٹ کے مطابق جرمنی میں ہر گھنٹہ کے دوران میں 13 خواتین خاوند کے تشدد کا شکار بن رہی ہیں، صرف 2021ء میں 381 خواتین نے اپنے سابقہ یا موجودہ شوہر یا دوست کے ہاتھوں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔[5]

پاکستان میں امریکہ اور مغرب کی پروردہ این جی اوز کے ہاتھوں خواتین کے استحصال اور عفت و آبرو کی پامالی کے بارے میں مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے روزنامہ Dawn میں شائع شدہ رپورٹ Dawn Special Report:Predators in the Workplace ضرور ملاحظہ کیجیے۔

اب کیا پاکستان میں میرا جسم میری مرضی کے پرچارک اور پدرانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ہلکان

1- 17. Embassy of People's Republic of China in Georgia. "The Report on human rights violations in the United States in 2022". Retrieved from: http://ge.china

2- Rise in harassment" Daily Express Tribune. (Editorial, 2023, April 17.

3- Dawn. (2023, May 13, (Back page).

4 - Dawn. (2023, June, 12). 10.

5 - Dawn. (2023, March 22, (Back page)

مغرب کی این جی اوز کے کل پرزےِ اللہ تعالٰی کے طے کردہ خاندانی نظام کو قبول کریں گے یا ڈالر اور یورو بٹورنے کے لیے خواتین کے استحصال کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے کوشاں رہیں گے۔